THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.2 2025

"اسلامی اور معاشرتی نقطہ نظر سے ہجرت: تعارف، اہداف اور اثرات کا تحقیقی جائزہ"

"MIGRATION FROM AN ISLAMIC AND SOCIAL PERSPECTIVE: AN ANALYTICAL STUDY OF ITS INTRODUCTION, OBJECTIVES, AND IMPACTS"

Bibi Amina
Lecturer Deportment of Islamic studies Bacha Khan University
charsaddaAmnashah4161@gmail.com
Sami ul haq
M.phil Seerat Department University of Peshawar
Qarisamiulhaq8@gmail.com

Abstract:
This research article provides a comprehensive analysis of migration from both Islamic and social perspectives, focusing on its introduction, significance, necessity, objectives, and potential effects. Migration, from the Islamic viewpoint, is considered not only a physical relocation but also a means of preserving faith, seeking security, attaining moral and spiritual growth, and fulfilling divine guidance, as emphasized in the Qur'an and Hadith. Socially, migration occurs due to economic hardships, political instability, environmental challenges, and the pursuit of better opportunities and quality of life. The article examines the multifaceted effects of migration, including economic, social, political, and environmental impacts, and highlights the ethical responsibilities of migrants and host societies according to Islamic principles such as justice, compassion, and social welfare. By integrating religious and social insights, this study offers a holistic understanding of migration as both a human necessity and a morally guided action, providing valuable perspectives for researchers, policymakers, and society at large.

Keywords: Migration, Islamic Perspective, Social Impact, Economic Impact, Human Mobility

ہجرت انسانی تاریخ کا ایک لازمی اور اہم جزو رہی ہے۔ یہ نہ صرف لوگوں کی زندگی کے حالات میں تبدیلی کا سبب بنتی ہے بلکہ ان کے معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور ماحولیاتی رویوں پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ہجرت کو ایمان کی بقا، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اصلاح کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ہجرت کا تعارف، اس کی اہمیت اور ضرورت، اہداف اور ممکنہ اثرات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا تا کہ اسلامی اور معاشرتی نقطہ نظر سے اس کے پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھا جا سکے۔

ہجرت کا تعارف(Introduction to Migration)

ہجرت کا لغوی مفہوم

ہجرت کا لفظ عربی مادہ(ه۔ج۔ر) سے ماخوذ ہے۔ عربی زبان میں اس مادہ سے مختلف مصادر اور مشتقات استعمال ہوتے ہیں، مثلاً :ہجرًا، ہجرانًا، تہجیرًا، إہجارًا اور مہاجرةً وغیرہ۔ لغوی اعتبار سے اس مادہ کے بنیادی معنی کسی چیز کو چھوڑ دینا، ترک کر دینا یا اس سے علیحدہ ہو جانا ہیں۔ اسی لیے عربی استعمالات میں یہ لفظ کسی مقام، شخص یا حالت کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف منتقل ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے، عرب اہلِ زبان کہتے ہیں: ہاجر القوم من دارٍ إلی دارٍ یعنی ایک قوم نے ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ سکونت اختیار کر لی۔

قرآن مجید میں بھی اس مادہ کے الفاظ ترک اور جدائی کے معنی میں متعدد مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاللَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ(1) ترجمہ :جن عورتوں کی نافرمانی اور سرکشی کا تمھیں اندیشہ ہو، انہیں نصیحت کرو، پھر بستر میں ان سے علیحدگی اختیار کرو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو مناسب طریقے سے تنبیہ کرو۔ اس آیت میں **"واہجروہن "** کا لفظ علیحدگی اختیار کرنے اور ترک کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح سورۃ مریم میں ارشاد ہوتا ہے:وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا(2) یعنی کچھ مدت کے لیے مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

مزید ایک مقام پر رسول اکرم ﷺ کے بارے میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آپ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں شکایت کرتے ہوئے فرمائیں گے:إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا(3) ترجمہ :بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ یہاں "مهجورًا "کا مفہوم بھی ترک کر دینے اور نظر انداز کرنے کے معنی میں ہے۔

ان تمام استعمالات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لغت میں **ہجرت** کا بنیادی مفہوم کسی چیز یا مقام کو چھوڑ کر دوسری چیز یا جگہ کو اختیار کرنا ہے۔ اسی بنا پر لغوی تعریف اس طرح بیان کی جاتی ہے:الخروج من أرضٍ إلى أرضٍ أخرى(4) یعنی ایک زمین کو چھوڑ کر دوسری زمین کی طرف نکل جانا۔

مشہور لغوی ماہر **علامہ احمد بن محمد الفیومی الحموی(770ھ)** ہجرت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والهجرة بالكسر مفارقة بلدٍ إلى غيره، فإن كانت قربةً لله فهي الهجرة الشرعية(5) یعنی ہجرت سے مراد کسی شہر یا علاقے کو چھوڑ کر دوسرے مقام کی طرف منتقل ہونا ہے، اور اگر یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقرب کے حصول کے لیے کیا جائے تو اسے **ہجرتِ شرعیہ** کہا جاتا ہے۔

اس طرح خلاصہ یہ ہے کہ لغوی اعتبار سے ہجرت کا مفہوم ترک و مفارقت اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف انتقال ہے، جبکہ جب یہی عمل دینی مقصد اور رضائے الٰہی کے لیے انجام دیا جائے تو وہ شرعی اصطلاح میں ہجرت کہلاتا ہے۔

ہجرت کا شرعی اور اصطلاحی مفہوم

ہجرت کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے علامہ احمد بن محمد الفیومی الحموی کی تعریف میں ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف موجود ہے کہ اگر کسی مقام کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کے حصول کے لیے ہو تو وہ محض لغوی ہجرت نہیں رہتی بلکہ ہجرتِ شرعیہ کہلاتی ہے۔ اسی بنا پر اکثر علماءِ امت نے ہجرت کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:ترک دارالکفر والخروج منها إلى دارالاسلام() یعنی دارالکفر کو چھوڑ کر دارالاسلام کی طرف منتقل ہونا شرعی ہجرت کہلاتا ہے۔

تاہم محدثین نے ہجرت کے مفہوم کو صرف مکانی تبدیلی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس کے اخلاقی اور روحانی پہلو کو بھی واضح کیا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ہجرت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:الهجرة فی الشرع ما نهی الله عنه(6) یعنی شریعت کی نظر میں ہجرت کا مفہوم ہر اس چیز کو ترک کرنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔

حافظ ابن حجرؒ نے یہ مفہوم دراصل رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث سے اخذ کیا ہے:اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ(7) ترجمہ: مہاجر وہ شخص ہے جو ان تمام امور کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ہجرت صرف ظاہری نقل مکانی کا نام نہیں بلکہ اس کے اندر باطنی اور ظاہری دونوں پہلو شامل ہیں۔

باطنی ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے نفس اور شیطان کے بہکاوے سے بچتے ہوئے ہر اس گناہ اور برائی کو ترک کر دے جو اس کے سامنے مزین کر کے پیش کی جاتی ہے۔ جبکہ ظاہری ہجرت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے دین کی حفاظت کی خاطر ایسے ماحول سے نکل جائے جہاں دین پر عمل کرنا مشکل ہو اور کسی ایسی جگہ کا رخ کرے جہاں وہ آزادی اور اطمینان کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل کر سکے۔ مشہور فقیہ امام العز بن عبد السلامؒ ہجرت کے مفہوم کو مزید واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الهجرة هجرتان: هجرة الأوطان وهجرة الإثم والعدوان، وأفضلهما هجرة الإثم والعدوان لما فيها من إرضاء الرحمن وإرغام النفس والشيطان(8) یعنی ہجرت دو طرح کی ہوتی ہے: ایک وطن کو چھوڑنے کی ہجرت اور دوسری گناہ اور زیادتی کو ترک کرنے کی ہجرت۔ ان دونوں میں سب سے افضل ہجرت گناہوں اور ظلم کو چھوڑنے والی ہجرت ہے، کیونکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور نفس و شیطان کی سرکشی کمزور پڑتی ہے۔

ہجرت کا وسیع تر مفہوم

لغوی اور اصطلاحی معانی پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہجرت کا مفہوم نہایت وسیع ہے۔ علمی حلقوں میں ہجرت کا ایک جامع مفہوم یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ انسان ہر اس چیز کو ترک کر دے جس سے اللہ تعالیٰ نے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور اپنی زندگی کو صرف ان اعمال کے لیے وقف کر دے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.2 2025

اس مفہوم کی تائید رسول اللہ ﷺ کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا:أی الهجرة أفضل یا رسول الله؟اے اللہ کے رسول! سب سے افضل ہجرت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:أن تهجر ما كره ربك عزوجل(9) یعنی سب سے افضل ہجرت یہ ہے کہ انسان ہر اس چیز کو چھوڑ دے جسے اس کا رب پسند نہیں کرتا۔

ہجرت کی اقسام

شرعی اعتبار سے ہجرت کی مختلف صورتیں اور اقسام بیان کی گئی ہیں۔ ان اقسام کا مختصر تعارف پیش کرنا ضروری ہے تا کہ ہجرت کے مفہوم اور اس کے مختلف پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔ قرآن و سنت میں ہجرت کی اہمیت اور اس کی مختلف صورتوں کا ذکر ملتا ہے، جن کی بنیاد پر اہلِ علم نے اس کی چند بنیادی اقسام بیان کی ہیں۔

دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت

یہ ہجرت کی بنیادی اور معروف صورت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ایسے علاقے کو چھوڑ دے جہاں اسے اپنے دین پر عمل کرنے میں دشواری پیش آتی ہو اور کسی ایسے خطے کی طرف منتقل ہو جائے جہاں اسلامی شعائر پر عمل کی آزادی اور دینی ماحول موجود ہو۔ عہد نبوی ﷺ میں جو ہجرتیں پیش آئیں، مثلاً ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ، ان کا بنیادی مقصد بھی یہی تھا کہ مسلمان ظلم و ستم کے ماحول سے نکل کر ایسے مقام پر منتقل ہو جائیں جہاں وہ آزادی کے ساتھ اپنے دین پر عمل کر سکیں۔

قرآن مجید میں اس ہجرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا(10)

ترجمہ: جن لوگوں کی روحیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر کسی جگہ دین پر عمل ممکن نہ ہو تو مسلمان کو ایسی جگہ منتقل ہونا چاہیے جہاں وہ اپنے دین کی حفاظت کر سکے۔

دارالکفر سے دارالامن کی طرف ہجرت

بعض اوقات کسی علاقے میں نہ صرف دین پر عمل مشکل ہوتا ہے بلکہ مسلمانوں کی جان، مال اور عزت بھی خطرے میں ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں کسی ایسے مقام کی طرف ہجرت کرنا جہاں امن و امان اور تحفظ حاصل ہو، اس نوع کی ہجرت کہلاتی ہے۔

اسلامی تاریخ میں حبشہ کی طرف ہجرت اس کی نمایاں مثال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف جانے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا:إنَّ بأرضِ الحبشةِ مَلِكاً لا يُظلمُ أحدٌ عنده، فالحقُوا ببلادِه حتّى يجعل اللهُ لكم فرجاً ومخرجاً مّما أنتُم فيهِ۔ بے شک حبشہ کی سرزمین میں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے پاس کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا، لہٰذا تم اس کے ملک کی طرف چلے جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس مصیبت سے نجات اور کوئی راستہ پیدا فرما دے جس میں تم اس وقت مبتلا ہو۔(11)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظلم و جبر کے ماحول سے نکل کر امن و سلامتی کی جگہ منتقل ہونا بھی ایک جائز اور معقول ہجرت ہے۔

معاشی یا دنیاوی مقاصد کے لیے ہجرت

موجودہ دور میں ہجرت کی یہ صورت سب سے زیادہ عام ہے۔ لوگ تجارت، ملازمت، تعلیم یا دیگر دنیاوی ضروریات کے تحت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہجرت فقہی اصطلاح میں ہجرتِ شرعیہ نہیں کہلاتی، لیکن انسانی معاشرت اور اقتصادی ترقی میں اس کا اہم کردار ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے مختلف مقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئ ما نوى فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله ومن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو امرأة يتزوجها فهجرته إلى ما هاجر إليه(12)

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی مقصد کے لیے شمار ہوگی۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.2 2025

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ہجرت کے مقاصد مختلف ہو سکتے ہیں اور اصل اعتبار انسان کی نیت کا ہوتا ہے۔

گناہوں سے نیکیوں کی طرف ہجرت

یہ ہجرت دراصل باطنی اور اخلاقی ہجرت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں گناہوں، برائیوں اور نافرمانیوں کو چھوڑ کر نیکی، تقویٰ اور اطاعتِ الٰہی کی راہ اختیار کر لے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس مفہوم کو یوں بیان فرمایا: والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه[13] ترجمہ: حقیقی مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا: أفضل الهجرة أن تهجر ما كره ربك عز وجل[14] ترجمہ: بہترین ہجرت یہ ہے کہ انسان ہر اس چیز کو چھوڑ دے جسے اس کا رب ناپسند کرتا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کا مفہوم صرف مکانی تبدیلی تک محدود نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی اصلاح بھی اس میں شامل ہے۔ جو شخص گناہوں کو ترک کر کے نیکی اور اطاعت کی راہ اختیار کرتا ہے وہ بھی درحقیقت ایک عظیم ہجرت انجام دیتا ہے۔

ہجرت کی اہمیت اور ضرورت: قرآن وسنت کی روشنی میں

اسلام ایک جامع اور فطری دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس نے انسان کے لیے ایسے اصول وضوابط متعین کیے ہیں جن کی مدد سے وہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزار سکتا ہے اور حلال وحرام اور جائز وناجائز کے درمیان فرق کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ دراصل دینِ اسلام کی بنیادی اور مستند اساس ہیں، جبکہ سیرتِ نبوی ﷺ ان تعلیمات کی عملی تعبیر اور روشن نمونہ ہے۔ انہی تعلیمات میں ایک نہایت اہم اور بنیادی تصور ہجرت کا بھی ہے، جو اسلام کی تاریخ، اس کے فروغ اور اس کی بقا میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت صرف ایک جغرافیائی یا مکانی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ یہ درحقیقت دین، ایمان اور اعلیٰ مقاصد کے تحفظ کے لیے قربانی اور جدوجہد کا نام ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں ہجرت کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں قرآن وسنت کی روشنی میں ہجرت کی اہمیت اور ضرورت کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

ہجرت کی اہمیت

ہجرت کے لغوی اور اصطلاحی معانی پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہجرت سے مراد کسی مقصد کے تحت ایک مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام کی طرف منتقل ہونا ہے۔ انسانی زندگی حرکت، تغیر اور تبدیلی سے عبارت ہے۔ کوئی انسان ہمیشہ ایک ہی حالت میں باقی نہیں رہتا بلکہ اس کی ضروریات، حالات اور ترجیحات وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ بعض مواقع پر انسان کو اپنے حالات کے پیشِ نظر ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہونا پڑتا ہے۔

انسانی زندگی میں ہجرت کے اسباب مختلف ہو سکتے ہیں۔ کبھی انسان معاشی بہتری اور روزگار کے حصول کے لیے ہجرت کرتا ہے، کبھی ظلم وستم یا دشمن کے خوف سے اپنے وطن کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے، کبھی کسی علمی، سیاسی یا معاشرتی مقصد کے حصول کے لیے نقل مکانی اختیار کرتا ہے، اور کبھی کسی عزیز یا محبوب کے قریب ہونے کی خواہش اسے ہجرت پر آمادہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح علم کے حصول کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر بھی ایک طرح کی ہجرت ہی شمار ہوتا ہے، کیونکہ اس میں انسان اپنے ماحول اور آرام کو چھوڑ کر علم ومعرفت کے حصول کے لیے سفر اختیار کرتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ہجرت اس وقت زیادہ اہم ہو جاتی ہے جب اس کا مقصد دین کی حفاظت، ایمان کی بقا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ یہی وہ ہجرت ہے جسے قرآن وحدیث میں خاص فضیلت دی گئی ہے۔

ہجرت ایک فطری عمل

اگر انسانی تاریخ کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کا عمل اتنا ہی قدیم ہے جتنی خود انسان کی تاریخ۔ آغازِ آفرینش سے لے کر آج تک نسلِ آدم مختلف علاقوں میں منتقل ہوتی رہی ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں انسانوں کی آبادیاں اسی مسلسل نقل مکانی کا نتیجہ ہیں۔ انسان ہمیشہ بہتر زندگی، زیادہ سہولت اور امن وسکون کی تلاش میں نئے علاقوں کا رخ کرتا رہا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.2 2025

ہجرت کا یہ عمل صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ دیگر مخلوقات میں بھی اس کی واضح مثالیں ملتی ہیں۔ پرندے موسم کی تبدیلی کے ساتھ ایک خطے سے دوسرے خطے کی طرف پرواز کرتے ہیں، جانور بہتر چراگاہوں اور سازگار ماحول کی تلاش میں نقل مکانی کرتے ہیں۔ گویا ہجرت کائنات کے عمومی نظام کا حصہ ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک زمین پر زندگی موجود ہے۔

یہاں تک کہ اگر معنوی اعتبار سے دیکھا جائے تو انسان کی پوری زندگی بھی ایک طرح کی مسلسل ہجرت ہے۔ انسان بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے کی طرف منتقل ہوتا ہے، اور بالآخر دنیا سے آخرت کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے موت کے بعد دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونا بھی ایک معنوی ہجرت ہی ہے۔

انسان، دین اور ہجرت

دینی اعتبار سے ہجرت کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ دین ہمیشہ سے انسان کی رہنمائی کرتا آیا ہے اور ہجرت بھی دین کی تاریخ کا ایک اہم حصہ رہی ہے۔ بہت سے انبیاء علیہم السلام اور صالحین نے دین کی حفاظت اور اس کی تبلیغ کے لیے ہجرت اختیار کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اللہ کی رضا کے لیے اپنا وطن چھوڑا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ساتھ ظلم سے نجات کے لیے ہجرت کی۔ اسلام میں ہجرت کی سب سے عظیم مثال رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ہے، جس نے اسلامی تاریخ کا رخ بدل دیا۔ اس ہجرت کے نتیجے میں مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرہ قائم ہوا اور دین اسلام کو ایک مضبوط اور مستحکم بنیاد حاصل ہوئی۔ اسی وجہ سے اسلام میں ہجرت کو محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ دین کی سربلندی، ایمان کی حفاظت اور اسلامی معاشرے کے قیام کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں ہجرت کا مقام

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں ہجرت کی اہمیت اور فضیلت کو متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں مہاجرین کے فضائل، ان کے مقام ومرتبہ، ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور ان کے صبر و قربانی کا ذکر بڑی وضاحت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ذیل میں چند آیات بطور مثال پیش کی جاتی ہیں۔

ہجرت اور جہاد کا تعلق

قرآن مجید میں کئی مقامات پر ہجرت کو جہاد کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جس سے اس کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ([15]) ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا گیا:اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ([16]) ان آیات میں ایمان، ہجرت اور جہاد کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی سربلندی اور حفاظت کے لیے ہجرت کو جہاد کے ساتھ بڑی اہمیت حاصل ہے۔

مہاجرین کے لیے آخرت کا اجر

قرآن کریم میں ہجرت کرنے والوں کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کی بشارت دی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ([17]) ترجمہ: اور جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کی ہم انہیں دنیا میں بھی اچھا مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو اس سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔ اسی طرح ایک اور آیت میں فرمایا گیا:وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ([18]) یہ آیت اس بات کی بشارت دیتی ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرماتا ہے اور آخرت میں ان کے لیے عظیم اجر رکھا گیا ہے۔

ہجرت نہ کرنے پر تنبیہ

قرآن مجید میں ان لوگوں کے لیے تنبیہ بھی بیان کی گئی ہے جو ظلم وجبر کے ماحول میں رہتے ہوئے ہجرت کی قدرت رکھنے کے باوجود ہجرت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا([19])

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.3 No.2 2025

اس آیت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر کسی جگہ دین پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو انسان کو اللہ کی وسیع زمین میں کسی اور جگہ منتقل ہو جانا چاہیے تاکہ وہ اپنے دین کی حفاظت کر سکے۔

ہجرت کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

احادیث نبویہ میں بھی ہجرت کی فضیلت اور اہمیت کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أي الهجرة أفضل يا رسول الله؟قال:أن تهجر ما كره ربك عزوجل[20] ترجمہ:سب سے افضل ہجرت یہ ہے کہ انسان ہر اس چیز کو چھوڑ دے جسے اس کا رب ناپسند کرتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی ہجرت صرف مکانی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ گناہوں اور برائیوں کو ترک کرنا بھی ایک عظیم ہجرت ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک شخص کی توبہ اور ہجرت

رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا واقعہ بیان فرمایا جس نے ننانوے افراد کو قتل کیا تھا۔ بعد میں اس نے توبہ کا ارادہ کیا اور ایک نیک بستی کی طرف ہجرت کے لیے روانہ ہوا تاکہ وہاں جا کر اللہ کی عبادت کرے۔ راستے میں ہی اس کی وفات ہو گئی، لیکن چونکہ اس کا رخ نیکی کی طرف تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول فرمائی اور اسے اپنی رحمت میں جگہ دی[21]۔

یہ واقعہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگر انسان اخلاص کے ساتھ گناہوں سے توبہ کر کے نیکی کی طرف قدم بڑھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا[22] ترجمہ: فتح مکہ کے بعد (مکہ سے مدینہ کی) ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ جہاد اور نیک نیت کا دروازہ کھلا ہے، اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو تم نکل پڑو۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مکہ فتح ہونے کے بعد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی وہ خاص صورت باقی نہیں رہی جو ابتدائی دور میں تھی، کیونکہ مکہ اب دارالاسلام بن چکا تھا۔ تاہم اہلِ علم کے نزدیک دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کا اصول قیامت تک باقی رہے گا جب بھی کسی مسلمان کے لیے دین پر عمل مشکل ہو جائے۔

خلاصہ

مذکورہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اسلام میں ہجرت کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ ہجرت دراصل ایمان کی حفاظت، دین کی بقاء، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اسلامی معاشرے کی تشکیل کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک ایسا اصول ہے جو ہر دور میں مسلمانوں کو یہ سبق دیتا ہے کہ جب دین اور ایمان کو خطرہ لاحق ہو تو اللہ کی رضا کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

اسی لیے ہجرت کو اسلام میں ایمان، جہاد اور قربانی کے عظیم مظاہر میں سے ایک قرار دیا گیا ہے اور مہاجرین کو قرآن و حدیث میں نہایت بلند مقام عطا کیا گیا ہے۔

ہجرت کے ممکنہ اہداف اور اثرات

ہجرت انسانی تاریخ کا ایک اہم اور مستقل عمل ہے۔ انسان مختلف وجوہات اور مقاصد کے تحت ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے۔ کبھی یہ نقل مکانی معاشی ضروریات کے تحت ہوتی ہے، کبھی سماجی و تعلیمی بہتری کے لیے، کبھی ماحولیاتی حالات اس کا سبب بنتے ہیں اور بعض اوقات سیاسی حالات بھی لوگوں کو ہجرت پر مجبور کر دیتے ہیں۔ ہجرت کے ان اسباب کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور ماحولیاتی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہجرت کے ممکنہ اہداف اور اس کے اثرات کو منظم انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.2 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ہجرت کے ممکنہ اہداف(Possible Objectives of Migration)

انسانی تاریخ کا مطالعہ یہ حقیقت واضح کرتا ہے کہ ہجرت محض ایک جغرافیائی نقل مکانی نہیں بلکہ ایک ایسا عمل ہے جس کے پیچھے مختلف مقاصد، ضروریات اور حالات کارفرما ہوتے ہیں۔ کبھی یہ نقل مکانی معاشی ضروریات کی بنا پر ہوتی ہے، کبھی سماجی یا سیاسی حالات اس کا سبب بنتے ہیں اور کبھی ماحولیاتی عوامل انسان کو اپنے وطن سے نکلنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اسلام نے بھی انسانی زندگی کی ان حقیقتوں کو تسلیم کیا ہے اور قرآن و سنت میں ہجرت کے مختلف اسباب اور مقاصد کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ ذیل میں ہجرت کے چند اہم ممکنہ اہداف اور اسباب کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

معاشی عوامل

معاشی اسباب ہجرت کے سب سے نمایاں اور بنیادی محرکات میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر تاریخ انسانی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑی تعداد میں لوگوں نے بہتر معاشی حالات کے حصول کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کی ہے۔ انسان ابتدا سے ہی ایسی جگہوں کی تلاش میں رہا ہے جہاں اسے بہتر روزگار، زیادہ وسائل اور پرسکون زندگی میسر آ سکے۔

قرآن کریم میں بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو وسیع بنایا ہے تاکہ انسان اس میں رزق تلاش کرے:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ[23] ترجمہ: وہی ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم اور قابلِ استعمال بنایا، لہٰذا اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ۔

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان کو رزق کے حصول کے لیے زمین کے مختلف حصوں میں سفر اور نقل مکانی کرنا پڑ سکتی ہے۔

روزگار کی تلاش

بہتر روزگار کی تلاش ہجرت کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک ہے۔ انسان ہمیشہ ایسی جگہ منتقل ہونے کی کوشش کرتا ہے جہاں اسے معاشی استحکام اور بہتر آمدنی کے مواقع میسر ہوں۔ یہ رجحان صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ دیگر مخلوقات میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ پرندے موسم کی تبدیلی کے ساتھ اجتماعی طور پر ایک علاقے سے دوسرے علاقے کی طرف جاتے ہیں اور جانور بھی بہتر ماحول اور خوراک کی تلاش میں نقل مکانی کرتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لیے مختلف علاقوں یا ممالک کی طرف ہجرت کرتا ہے تاکہ بہتر روزگار اور زندگی کے مواقع حاصل کر سکے۔

اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا معاشی مقاصد کے لیے غیر مسلم ممالک کی طرف ہجرت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے فقہائے اسلام نے دنیا کو چند اقسام میں تقسیم کیا ہے:

دارالاسلام

وہ علاقہ جہاں اسلامی نظام موجود ہو یا مسلمانوں کو اپنے دین پر عمل کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہو۔ ایسے علاقے میں اسلامی شعائر کا اظہار آزادانہ طور پر کیا جا سکتا ہے اور مسلمان اپنی دینی زندگی کو بغیر کسی رکاوٹ کے گزار سکتے ہیں۔

دارالکفر

وہ ممالک جہاں غیر مسلم حکومت تو ہو لیکن مسلمانوں کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے، عبادت کرنے اور اسلامی شعائر پر عمل کرنے کی آزادی حاصل ہو۔ موجودہ دور میں بہت سے مغربی ممالک اس زمرے میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ایسے ممالک میں روزگار یا تعلیم کے مقصد سے جانا شرعاً جائز سمجھا جاتا ہے، بشرطیکہ انسان اپنے دین پر ثابت قدم رہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حبشہ کی طرف ہجرت بھی اسی نوعیت کی ایک مثال تھی، کیونکہ وہاں ایک عادل عیسائی بادشاہ کی حکومت تھی جہاں مسلمانوں کو امن اور مذہبی آزادی حاصل تھی۔ اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إنَّ بأرضِ الحبشةِ مَلِكاً لا يُظلمُ أحدٌ عنده فالحقوا ببلادِهِ[24] ترجمہ: حبشہ کی سرزمین میں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا، لہٰذا تم اس کے ملک کی طرف چلے جاؤ۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.2 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

دارالحرب

ایسے علاقے جہاں مسلمانوں کو اپنے دین پر عمل کرنے کی آزادی نہ ہو اور ان پر ظلم و ستم کیا جاتا ہو۔ ایسے مقامات پر مسلمانوں کے لیے رہنا مناسب نہیں سمجھا جاتا بلکہ فقہائے کرام کے نزدیک وہاں سے ایسے مقام کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے جہاں دین پر عمل ممکن ہو۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو ظلم کے ماحول میں رہتے ہوئے ہجرت کی قدرت رکھتے ہوں لیکن پھر بھی ہجرت نہ کریں:اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا([25])

غربت سے نجات

بعض لوگ ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں غربت اور معاشی کمزوری عام ہوتی ہے۔ ایسے افراد بہتر معاشی مواقع کی تلاش میں ترقی یافتہ علاقوں یا ممالک کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کے بہت سے افراد روزگار کے لیے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور دیگر ممالک کا رخ کرتے ہیں تاکہ اپنی اور اپنے خاندان کی معاشی حالت بہتر بنا سکیں۔

زراعت یا وسائل کی کمی

کچھ علاقوں میں قدرتی وسائل کی کمی یا خشک سالی کے باعث لوگوں کے لیے وہاں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں لوگ ان علاقوں کو چھوڑ کر ایسے مقامات کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں جہاں خوراک، پانی اور دیگر ضروری وسائل میسر ہوں۔

قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قحط اور معاشی بحران کے زمانے میں لوگ خوراک کی تلاش میں دوسرے علاقوں کا رخ کرتے تھے([26])۔ پاکستان کے بعض صحرائی یا پسماندہ علاقوں سے بھی لوگ اسی وجہ سے دیگر شہروں کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ اسی طرح خیبر پختونخوا کے بالائی علاقوں میں شدید سردیوں کے دوران جب برف باری شروع ہوتی ہے تو بعض لوگ عارضی طور پر میدانی علاقوں جیسے پشاور، مردان، چارسدہ اور صوابی کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

سماجی عوامل

کئی مرتبہ ہجرت کے اسباب معاشرتی اور سماجی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ لوگ بہتر سماجی ماحول، تعلیم اور صحت کی سہولیات یا خاندانی ضروریات کے پیش نظر بھی نقل مکانی کرتے ہیں۔

تعلیم اور صحت کی بہتر سہولیات

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، اور جس کی ہجرت دنیا یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہو تو اسے وہی حاصل ہوگا جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے مقاصد مختلف ہو سکتے ہیں اور اصل قدر و قیمت انسان کی نیت پر منحصر ہے۔

سماجی انصاف اور برابری

بعض افراد ایسے معاشروں سے نکل کر دوسرے معاشروں کی طرف ہجرت کرتے ہیں جہاں انہیں زیادہ سماجی انصاف، مساوات اور بہتر مواقع میسر ہوں۔ ایسے معاشرے جہاں قانون کی بالادستی ہو، تعلیم سب کے لیے یکساں ہو اور معاشی مواقع منصفانہ ہوں وہاں لوگوں کی نقل مکانی کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔

ماحولیاتی عوامل

ماحولیاتی حالات بھی ہجرت کے اہم اسباب میں شمار ہوتے ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.2 2025

قدرتی آفات

زلزلے، سیلاب، آتش زدگی اور دیگر قدرتی آفات لوگوں کو اپنے گھروں اور علاقوں کو چھوڑنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ ایسے حالات میں نقل مکانی ہی زندگی کے تحفظ اور بقا کا واحد ذریعہ بن جاتی ہے۔

پاکستان میں بالاکوٹ کا زلزلہ اور مختلف علاقوں میں آنے والے سیلاب اس کی واضح مثالیں ہیں، جن کے نتیجے میں بہت سے لوگ اپنے علاقوں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔

موسمیاتی تبدیلیاں

جدید دور میں ماحولیاتی تبدیلیاں بھی نقل مکانی کا سبب بن رہی ہیں۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافہ، موسموں کی غیر معمولی تبدیلی اور قدرتی نظام میں بگاڑ کے باعث بعض علاقوں میں رہنا مشکل ہوتا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں لوگ بہتر ماحول کی تلاش میں دوسرے مقامات کا رخ کرتے ہیں۔

وسائل کی کمی

جب کسی علاقے میں پانی، خوراک یا دیگر بنیادی وسائل کی کمی پیدا ہو جائے تو وہاں کے باشندے بہتر امکانات والے علاقوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں بھی زمین میں رزق کی تلاش کے لیے سفر اور حرکت کی ترغیب دی گئی ہے ()۔

سیاسی عوامل

سیاسی حالات بھی ہجرت کے اہم اسباب میں شمار ہوتے ہیں۔

جنگ اور بدامنی

جنگ اور بدامنی کی صورت میں لوگوں کی جان، مال اور عزت محفوظ نہیں رہتی، جس کی وجہ سے وہ اپنے علاقے چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

افغانستان، عراق، فلسطین اور دیگر خطوں میں ہونے والی ہجرتیں اسی حقیقت کی مثال ہیں۔

اسلامی تاریخ میں بھی ظلم اور جبر سے بچنے کے لیے ہجرت کی مثالیں ملتی ہیں، جیسا کہ ابتدائی مسلمانوں نے مکہ میں ظلم و ستم سے بچنے کے لیے حبشہ اور بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ , وَإِسْمَاعِيلُ , قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، فَقَالَ:" لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ , وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ , وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ. زَادَ بَيَانٌ: وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ.(27) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسماعیل بن ابوخالد نے بیان کیا، کہا کہ ہم نے قیس بن ابوحازم سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے خباب بن ارت سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے تلے چادر پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ہم لوگ مشرکین سے انتہائی تکالیف اٹھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیوں نہیں فرماتے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے بیٹھ گئے۔ چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے ہیں کہ لوہے کے کنگھوں کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گزار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا، کسی کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا، اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دن تمام و کمال تک پہنچائے گا کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک (تنہا) جائے گا اور (راستے) میں اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف تک نہ ہو گا۔ بیان نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ”سوائے بھیڑیئے کے کہ اس سے اپنی بکریوں کے معاملہ میں اسے ڈر ہو گا۔

یہ حالات جب ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئے تو رجب 45 ہجری عام الفیل (۵ نبوی) میں حضور نے اپنے اصحاب سے فرمایا: إنَّ بأرضِ الحبشةِ مَلِكاً لا يُظلمُ أحدٌ عنده فالحقوا ببلادِهِ(28) ترجمہ: حبشہ کی سرزمین میں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا، لہٰذا تم اس کے ملک کی طرف چلے جاؤ۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.3 No.2 2025

سیاسی عدم استحکام

جب کسی ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا ہو جائے تو اس کے اثرات معیشت اور معاشرت پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ معاشی مواقع کم ہو جاتے ہیں اور لوگ بہتر حالات کی تلاش میں دوسرے ممالک یا شہروں کا رخ کرتے ہیں۔

ظلم و جبر یا مذہبی تنازعات

اگر کسی علاقے میں ظلم و زیادتی، مذہبی یا لسانی تنازعات بڑھ جائیں تو وہاں کے باشندوں کے لیے زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں لوگ امن اور آزادی کی تلاش میں دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ایسے مظلوم لوگوں کے بارے میں دعا کا ذکر کیا گیا ہے جو ظلم کے ماحول سے نکلنے کی آرزو رکھتے ہیں: رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ([29]) ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال دے جس کے باشندے ظالم ہیں۔

خلاصہ

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہجرت کے اسباب اور اہداف متنوع اور ہمہ جہت ہوتے ہیں۔ معاشی بہتری، سماجی سہولیات، ماحولیاتی حالات اور سیاسی عوامل سب ہجرت کے محرک بن سکتے ہیں۔ اسلام نے ان حقیقتوں کو تسلیم کیا ہے اور ہجرت کو بعض مواقع پر دین کی حفاظت اور انسانی بقا کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اسی لیے قرآن و سنت کی تعلیمات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کا اصل مقصد بہتر زندگی، امن، انصاف اور دین کی حفاظت کا حصول ہے اور اس کی قدر و قیمت کا دارومدار انسان کی نیت اور مقصد پر ہوتا ہے۔

ہجرت کے ممکنہ اثرات (Possible Effects of Migration)

معاشرتی اثرات (Social Effects)

ثقافتی تنوع

ہجرت کے نتیجے میں مختلف علاقوں کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ رہنے لگتے ہیں، جس سے ثقافتی تنوع پیدا ہوتا ہے۔ مختلف زبانیں، رسم و رواج اور روایات ایک دوسرے کے ساتھ مل کر معاشرتی زندگی کو ایک نیا رنگ دیتی ہیں۔ اس سے معاشرتی شعور، فنون، موسیقی اور ادب میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

"وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ([30])" ترجمہ: اگر تمہارا رب چاہتا تو سب انسان ایک امت بن جاتے، لیکن وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے۔ یہ آیت ثقافتی اور سماجی اختلافات کو فطری اور معاشرتی تنوع کے لیے ضروری قرار دیتی ہے۔

سماجی تناؤ

مختلف ثقافتوں اور زبانوں کے حامل افراد کے درمیان کبھی کبھار اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس وجہ سے معاشرتی تناؤ یا تنازعات بھی سامنے آسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر تعلیمی اداروں یا کام کی جگہوں پر ثقافتی یا لسانی اختلافات بعض اوقات مسائل کا سبب بنتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ" ([31])" ترجمہ: مؤمن ایک دوسرے کے لیے ایسے ہیں جیسے ایک عمارت کے ستون ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں۔ یہ حدیث سماجی ہم آہنگی اور تعاون کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

خاندانی اثرات (Family Effects)

ہجرت کے نتیجے میں انسان کو اپنے وطن، خاندان اور دوستوں سے دوری اختیار کرنی پڑتی ہے۔ یہ دوری بعض اوقات جذباتی اور نفسیاتی مسائل پیدا کرتی ہے، جیسے غربت یا مشکلات کی صورت میں خاندان سے علیحدگی یا تنہائی کا احساس۔ "إنما الأعمال بالنيات" ([32]) اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے اثرات کا دارومدار انسان کی نیت پر بھی منحصر ہے۔

اقتصادی اثرات(Economic Effects)

مقامی معیشت پر دباؤ

جب کسی علاقے میں مہاجرین کی تعداد بڑھ جائے تو مقامی وسائل پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ رہائش، پانی، بجلی، صحت اور تعلیم کی سہولیات اب زیادہ لوگوں کے درمیان تقسیم ہوتی ہیں۔

مثال : بڑے شہروں جیسے کراچی، لاہور اور پشاور میں مہاجرین کی کثرت کے باعث بنیادی سہولیات پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

معاشی ترقی

دوسری جانب، محنتی اور ہنر مند مہاجرین مقامی معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ نئے کاروبار، صنعتیں اور روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں، اور مقامی لوگوں کے لیے اقتصادی مواقع بڑھاتے ہیں۔"وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ"([33])ترجمہ: اللہ نے زمین کو تمہارے لیے قابلِ استعمال بنایا، لہٰذا اس میں چلو اور اس کے رزق سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ آیت انسانی محنت اور معاشی کوشش کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے۔

سیاسی اثرات (Political Effects)

پالیسیوں میں تبدیلی

ہجرت حکومتوں کو نئی پالیسیاں وضع کرنے پر مجبور کرتی ہے تاکہ مہاجرین کی آبادکاری، روزگار اور بنیادی سہولیات کو یقینی بنایا جا سکے۔ **مثال :** تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کی تعداد میں اضافہ، صحت اور سماجی انصاف کی فراہمی کے اقدامات۔

بین الاقوامی تعلقات

مہاجرین بعض اوقات مختلف ممالک کے تعلقات کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ اگر مہاجرین دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں تو تعلقات بہتر ہوتے ہیں، لیکن اگر مسائل پیدا ہوں تو کشیدگی بھی ہو سکتی ہے۔

"إنَّ بأرض الحبشة ملكاً لا يُظلم أحد عنده فالحقوا ببلاده"([34])ترجمہ: حبشہ میں ایک ایسا بادشاہ تھا جہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا، لہٰذا مسلمانوں نے وہاں ہجرت کی۔ یہ واقعہ بین الاقوامی تعلقات اور مہاجرین کے تحفظ کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

ماحولیاتی اثرات(Environmental Effects)

شہری علاقوں پر دباؤ

زیادہ آبادی کے باعث شہری علاقوں میں آلودگی، ٹریفک اور وسائل کی کمی جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ بنیادی ڈھانچے پر دباؤ بڑھنے سے شہری منصوبہ بندی کے چیلنجز بھی سامنے آتے ہیں۔

دیہی علاقوں کی ترقی

اگر بیرون ملک یا دوسرے شہروں میں مقیم افراد اپنے آبائی علاقوں میں مالی مدد بھیجیں تو پسماندہ دیہی علاقوں کی معاشی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ **مثال :** رقوم کی ترسیل (Remittances) کے ذریعے مقامی تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور چھوٹے کاروبار کے لیے وسائل فراہم کیے جا سکتے ہیں۔

حوالہ جات:

[1]۔ سورۃ النساء:34

[2]۔ سورۃ مریم:19

[3]۔ سورۃ الفرقان:30

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

[4]۔الزبیدی، محمد مرتضٰی، تاج العروس، التراث العربی کویت، ج14، ص397

[5]۔الجزولي, شمس الدين محمد بن أحمد .المصباح المنير في غريب الشرح الكبير، دارالمعارف، قاہرہ مصر، ج. 2، ص. 634.

[6] ۔ ابن حجر، فتح الباری، مکتبہ دار لصادر، بیروت لبنان ج:4، ص:333

[7] ۔ سجستانی، ابوداود، سلیمان بن الأشعث، سنن ابي داود /کتاب الجهاد / حدیث:2481

[8] ۔ صالح بن عبد الله بن حميد، واعداد مجموعة من العلماء۔ موسوعة نضرة النعيم فی مكارم اخلاق الرسول الكريم. دار الوسيلة للنشر والتوزيع؛ سعودی عرب۔ 1418ھ/1998ء ۔ مجلد 8، ص 3565

[9] ۔ البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، السفر والجهاد والغزو والرفق بالحیوان، حدیث:1497، انصار السنۃ پبلیکیشن، لاہور

[10] ۔ سورۃ النساء:97

[11] ۔ البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، السفر والجهاد والغزو والرفق بالحیوان، حدیث:2143

[12] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث:01

[13] ۔ سجستانی، ابوداود، سلیمان بن الأشعث، سنن ابي داود /کتاب الجهاد / حدیث:2481

[14] ۔ النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب، سنن النسائي، حديث رقم 4165. دار النشر: دار الكتب العلمية، بيروت۔

[15] ۔ سورۃ الانفال:74

[16] ۔ سورۃ الانفال:72

[17] ۔ سورۃ النحل:41

[18] ۔ سورۃ الحج:58

[19] ۔ سورۃ النساء:97

[20] ۔۔ النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب، سنن النسائي، رقم:4165

[21]۔ امام مسلم، الجامع الصحیح للامام المسلم، کراچی، مکتبۃ البشری، رقم:2766

[22] ۔ امام مسلم، الجامع الصحیح للامام المسلم، رقم:4829

[23] ۔ سورۃ الملک:15

[24] ۔ البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، السفر والجهاد والغزو والرفق بالحیوان، حدیث:2143

[25] ۔ سورۃ النساء:97

[26] ۔ ابن کثیر، إسماعيل بن عمر، تفسير ابن كثير، سورۃ یوسف:58

[27] ۔ بخاری، صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، حديث:3852

[28] ۔ البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، السفر والجهاد والغزو والرفق بالحیوان، حدیث:2143

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.2 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

[29] ـ سورۃالنساء:75

[30] ـ سورۃالھود:118

[31] ـ بخاری، صحیح البخاري، کتاب المظالم والغصب، حدیث:2446

[32] ـ بخاری، الصحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث:01

[33] ـ سورۃالملک:15

[34] ـ البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصیحۃ، السفر والجھاد والغزو والرفق بالحیوان، حدیث:2143